ویلنٹائن ڈے(ValentineDay)

اور آج کا مسلمان!

مؤلف: احمد نواز قادری عطاری
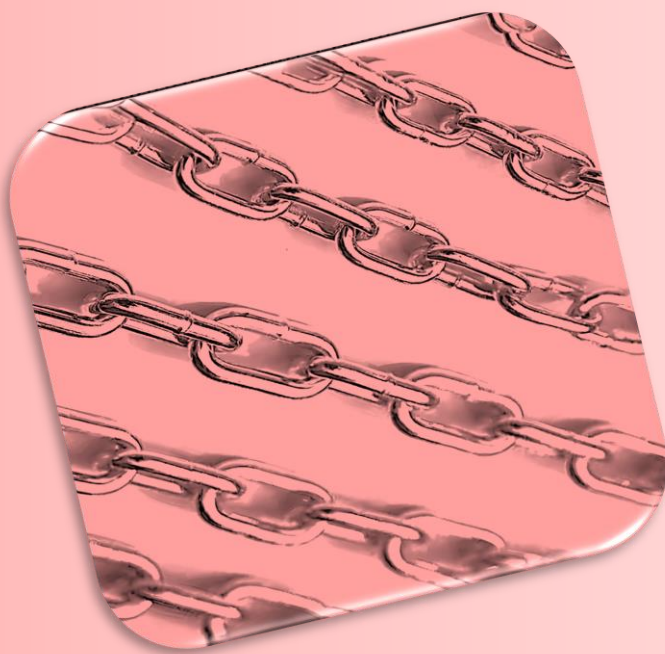
فون:03024154930

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ویلنٹائن ڈے (Valentine Day) اور آج کا مسلمان

اسلام ایک آفاقی دین ہے جو اپنے ماننے والوں کو خاص عقائد و نظریات، رسم و رواج اور تہذیب و ثقافت کا کاربند بناتا ہے۔ اس کے احکام ہر رنگ و نسل کے لوگوں کے لئے گلدستہ ہدایت ہیں چاہے وہ کسی بھی ملک، خطے، زبان اور زماں سے تعلق رکھتے ہوں۔ یہ محض چند عبادات کے مجموعہ کا نام نہیں بلکہ حیاتِ انسانی کے ہر پہلو، گوشے اور زاویہ کا احاطہ کئے ہوئے ہے چاہے وہ دینی ہو یا دنیاوی، اخلاقی ہو یا ثقافتی، سیاسی ہو یا سماجی، معاشی ہو معاشرتی، ظاہر سے تعلق رکھتا ہو یا باطن سے غرض اسلام وہ جامع، مکمل ضابطہ حیات ہے جو زندگی کے ہر ہر پہلو میں ہماری اصلاح کرتا ہے اور دنیا و آخرت میں کامیابی کی ضمان دیتا ہے۔ اسی اپنے عالمگیر اور آفاقی پیغام کے سبب یہ ہمیں ہر قسم کی برائی، ظلم و زیادتی اور دوسروں کے حقوق و جزبات پامال کرنے سے منع کرتا ہے اور حیاء سوز طرز عمل سے روکتا ہے۔

زمانہ رسالت ﷺ میں ان باتوں پر عمل اور بجاآوری کا ہمیں بہترین نمانہ دیکھائی دیتا ہے، ہر طرف احکامِ خدا پر عمل کا جزبہ، حیاء کا دور دورہ تھا پھر جوں جوں یہ دور زمانہ نبوت ﷺ سے دور ہوتا گیا ویسے ہی اخلاقی اقدار میں کمی نظر آنے لگے لیکن اس کے باجود مسلمان اپنی تہذیب وثقافت کے پابند تھے، ان کے اسی طرز عمل کو دیکھ کر کئی کئی کفار توحید ورسالت کے اقرار اور اسلام کے سچاہونے پر مجبور ہو جاتے مگر آج! ناقص اور مخلوط تعلیمی نظام، سوشل میڈیا اور دیگر کئی خرافات کے سبب مسلمان اپنی تہذیب و ثقافت کو بھول چکے ہیں اور ہر ہر ادا اور سم میں مغرب کے پیروکار نظر آتے ہیں۔ اقبال اس داستانِ غم کو کچھ یوں بیان کرتے ہیں:

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود

یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود

مفتی فضیل رضا عطاری زید شرفہ اپنے رسالہ "ویلنٹائن ڈے قرآن وحدیث کی روشنی میں" لکھتے ہیں: افسوس کی بات یہ ہے کہ مسلمانوں میں سے بہت سے کلمہ پڑھنے والے دین کے دائرہ میں رہنا قبول کرنے کے باوجود ماحول کے بگاڑ اور کافروں کی آزادیوں سے متاثر ہو کر بے عملی کا شکار ہو جاتے ہیں، تہواروں کے معاملے میں خوشی منانے اور اس کے اظہار کے طریقوں کو اختیار کرنے میں بھی ایسے ہی مسلمان غلطی کا شکار ہو کر شریعت کی حد پھلانگتے ہوئے گناہوں کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں، بنیادی وجہ وہی فطری کمزوریوں کو اسلامی رخ سے نہ سمجھنا اور ان کمزوریوں سے بچنے کے لئے اسلامی اخلاق و آداب، عقائد و اعمال سے دوری اختیار کئے رہنا ہوتی ہے۔ اس لئے جدت پسندی، جلد بازی، ناسمجھی، غیر ضروری میل جول اور بُری صحبت کے اثرات سے وہ بچ نہیں پاتے یا اسی طرح خوش رہنا پسند کرتے ہیں اور بچنا نہیں چاہتے۔ الغرض غیر مسلموں کی طرف سے جو بھی چیز آئے ان کی دنیاوی مادی ترقیاں دیکھ دیکھ کر ایسے مرعوب ہو جاتے ہیں کہ ان کی ہر چیز انہیں اچھی لگنے لگتی ہے، غیر مسلم ممالک کی اسٹیمپ دیکھ کر چیزیں خریدتے ہیں، انہیں کے کلچر کے ہوٹلوں میں کھانا کھانا، تقریبات میں جانا پسند کرتے ہیں، اپنے گھر اور پورا گھرانہ، اپنے مکمل لباس اور کردار و گفتار تک سے وہ اپنے آپ کو اسی کلچر کا ایک فرد قرار دینے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں، کسی حد تک کامیاب ہو جائیں تو ان کی خوشی کی انتہا نہیں رہتی، یہی وجہ ہے کہ جب کوئی نئی چیز وہاں سے آتی ہے اگرچہ کیسی ہی ناپاک و ناجائز کیوں نہ ہو کلچر میں شامل ہونے کی وجہ سے اس سے دور ہو جانا ان کے لئے دشوار ہوتا ہے اور دور رہنے کا خیال بھی آئے تو فوراً یہ اندیشہ ان کے دل و دماغ کو اپنی

گرفت میں لے لیتا ہے کہ ہمارے اسٹیٹس کے لوگ پھر کیا کہیں گے ؟ کیا تمہیں کلچر کے فیشن کے نئے تہواروں کا نہیں پتا چلتا؟ ساتھ ساتھ چلو ورنہ ہمارے ساتھ نہ چل سکو گے، پیچھے رہ جاؤ گے۔ اس طرح کی باتیں سُن کر ان کا نا سمجھ دِل اور ضدی ہو جاتا ہے اور انہیں دین کے راستہ سے نافرمانی کی راہ کی طرف کھینچتا ہوا لے جاتا ہے۔ اسی بناء پر اسلام دشمن قوتیں، کفر و شرک میں مبتلا قومیں، مسلمانوں کی اکثریت کے مزاج ونفسیات کو بھانپ کر وقتاً فوقتاً تجربات کرتی رہتی ہیں کہ انہیں پتا چلتا رہے کتنے فیصد مذہبی لحاظ سے پابند رہتے ہیں اور پابند رہنا پسند کرتے ہیں اور کتنے فیصد ایسے ہیں جنھوں نے اپنے ضمیر کا گلا گھونٹ دیا اور ان کی ہر ایک بات پر لبَّیک کہنے کے لئے بے قرار بیٹھے ہیں، اور ذہنی اعتبار سے ان کے شکنجے میں مکمل طور پر جکڑے ہوئے ہیں۔ (ویلنٹائن ڈے قرآن وحدیث کی روشنی میں، ص7،8، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

آج بھی مسلمانوں میں بہت سی ایسی باتیں رائج ہو چکی ہیں جو اسلامی تہذیب وثقافت اور دینی طرز وتمدن کے مخالف اور مغربی ثقافت کی آئنہ دار ہیں لیکن اپنی جہالت اور مغرب کی اتباع میں کچھ لوگ ایسے اندھے ہو چکے ہیں کہ انہیں خدا اور سول کا کچھ خوف باقی نہیں رہا اور وہ ہر نئی بات کو قبول کرتے چلے جارہے ہیں، اِنہیں خرافات اور حیاء سوز باتوں میں سے ایک "ویلنٹائن ڈے"(Valentine Day) کے نام سے منایا جانے والا ایک دن ہے جسے (Saint Valentine Day) بھی کہا جاتا ہے جو حقیقت میں مغرب کی ایجاد اور اسلامی اقدار کے سراسر مخالف ہے۔ مسلمانوں کو اس آیت کریمہ میں غور کرنا چاہئے ﴿لکل جعلنا منکم شرعۃ ومنھاجا﴾ ترجمہ: اے توراۃ وانجیل وقرآن والو! ہم نے تم میں ہر ایک کے لئے ایک (الگ) شریعت وراہ رکھی۔ اور اس حدیث کو بھی پیش نظر رکھنا چاہئے "من تشبہ بقوم فھو منھم" جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی تو وہ انہیں میں سے ہے۔ اور فرمایا: "من کثّر سوادَ قوم فھو منھم" ترجمہ: جس نے کسی کا مجمع زیادہ کیا تو وہ انہیں میں شمار ہو گا۔ اگرچہ یہ دن مغربی ممالک میں بالخصوص منایا جاتا ہے

لیکن مسلم ممالک میں بھی ایک بڑی تعداد ہے جو اس کو باقاعدہ مناتی ہے۔یہ دن کب اور کیسے شروع ہوا آیئے اس کی کچھ حقیت دیکھتے ہیں۔

ویلنٹائن ڈے کا پس منظر:

اس دن کا پسِ منظر کچھ یوں بیان کیا گیا ہے کہ تیسری صدی عیسوی میں رومی بادشاہ "کلاڈیس ثانی" کے زیر حکومت "ویلنٹائن" (Valentine) نامی ایک پادری رہتا تھا جس کا تعلق رومی عیسائیوں کے کیتھولک فرقہ سے تھا یہ پادری بڑا عیار اور بادشاہ کا باغی تھا۔بادشاہ کلاڈیس ثانی عیسائیوں کے سخت مخالف تھا اور اس نے عیسائیت کی تعلیم پر پابندی لگا رکھی تھی، مردوں کے لئے شادی کرنے کو بھی منع کر رکھا تھا جس پر پادری نے بادشاہ کی حکم عدولی کرے ہوئے خفیہ طور پر شادیاں کروانا شروع کر دیں جبکہ بعض کے بقول اس نے بادشاہ کے خلاف تحریک چلائی جس کی وجہ سے رومی بادشاہ کلاڈیس ثانی نے اس کو جیل میں قید کروا دیا ۔جہاں پادری اور جیلر کی لڑکی کو ایک دوسرے سے پیار ہو گیا، اسی عشق میں جیلر کی لڑکی نے اپنا مذہب چھوڑ کر پادری کا مذہب نصرانیت قبول کر لیا۔ان کی محبت آپس میں اس قدر بڑھی کہ جیل میں ہر روز لڑکی ایک سرخ گلاب لے کر پادری سے ملنے آتی تھی، رومی بادشاہ کو جب ان سب باتوں کا علم ہوا تو اس نے پادری کو پھانسی دینے کا حکم جاری کر دیا، جب پادری کو اس بات کا علم ہوا کہ بادشاہ اسے پھانسی دینے کا حکم نافذ کر چکا ہے تو اس نے اپنے آخری لمحات اپنی معشوقہ کے ساتھ گزارنے کا ارادہ کیا اور اِس کے لئے اُس نے ایک کارڈ اپنی معشوقہ کے نام بھیجا جس پر درج ذیل الفاظ تحریر تھے "مخلص ویلنٹائن کی طرف سے" ۔آخر کار 14 فروری 270ء کو بادشاہ کے حکم پر پادری کو تختہ دار پر لٹکا دیا گیا، چونکہ 14 فروری کے روز پادری کو پھانسی دی گئی اسی لئے اس کے بعد سے ہر 14 فروری کو یہ دن منایا جاتا ہے۔پادری کو پھانسی دینے کی کتب تاریخ میں اور

بھی وجوہات بیان کی گئی ہیں تاہم یہ سب تاریخی روایات ہیں جن میں کسی ایک کو ٹھوس اور حتمی نہیں قرار دیا جاسکتا۔انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا میں مختصراًاس دن کا تعارف کچھ یوں لکھا ہے:

Valentine Special from of greeting card exchange in observance of st. Valentine's Day (February 14th) a day set side as a lover's festival.

یعنی ویلنٹائن ڈے مبارکباد کے کارڈز کے تبادلہ کی ایک خاص شکل ہے جو سینٹ ویلنٹائن ڈے(14 فروری)کی مناسبت سے منائی جاتی ہے یہ دن محبت کرنے والوں کے جشن کے طور پر مخصوص ہے۔

The festival of Valentine is celebrated on 14 February every year as a symbol of Love almost all over the world and especially in Europe. This festival has been imported from the West in Pakistan and the segment that is inspired by the West in every sphere of work, may observe it in a great style. Some innocent people take it lightly and join them in celebrating the festival. The scholars have played a significant role in describing and discussing the reality and status of this festival in shariah perspective and strived hard to reflect their opinion upon public. In 2017, the Islamabad High Court imposed strict ban on festival celebrations in the country. But a number of people are still celebrating this festival.

ترجمہ: ویلنٹائن ڈے کا تہوار ہر سال چودہ فروری کو پوری دنیا میں بالعموم اور یورپ میں بالخصوص محبت کی علامت کے طور پر منایا جاتا ہے۔ پاکستان میں بھی یہ تہوار مغرب سے درآمد کیا گیا ہے۔ وہ طبقہ جو کہ مغرب سے متاثر ہے اور ہر کام میں ان کی پیروی و تقلید کو اوج کمال سمجھتے ہیں اس تہوار کو منانا پسند کرتے ہیں۔ دیگر بھولے بھالے لوگ بھی بلا سوچے سمجھے ان کی دیکھا دیکھی اس تہوار کو منانے میں ان کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں۔ علمائے کرام نے اس تہوار کی حقیقت کے بیان کرنے میں اور عوام کو اس کی شرعی حیثیت سے روشناس کرانے میں کماحقہ کردار ادا کیا ہے۔ دینی طبقے کی کوشش سے 2017ء میں اسلام آباد ہائی کورٹ نے ملک بھر میں اس تہوار کے منانے پر پابندی لگادی۔ لیکن لوگوں کی ایک تعداد پھر بھی اس تہوار کو منانے میں پیش پیش ہے۔(سہ ماہی تحقیقی مجلہ، ج2، شمارہ8)

اس حیاء سوز دن کو منانے کا انداز:

اگرچہ یہ دن ہر عمر کے افراد مناتے ہیں لیکن نوجوان مرد وعورت میں یہ خاص طور پر منایا جاتا ہے جس میں نوجوان لڑکے اجنبی لڑکیوں کے ساتھ کھلے عام میل جول، ہنسی مزاح، ایک دوسرے کو سرخ پھول دیتے ہیں اور سرخ لباس پہنتے ہیں، اسی وجہ سے اس دن میں پھول بکثرت فروخت ہوتے ہیں، بعض مقامات پر مٹھائی والے مٹھائی کو سرخ کرکے دل کی شکل میں بنا کر بیچتے ہیں، ایک دوسرے کو کارڈز بھیجے جاتے ہیں ایک اندازہ کے مطابق اس موقع پر تقریباً 15 کروڑ کے قریب کارڈ کا نوجوان و مرد وعورت میں تبادلہ خیال کیا جاتا ہے جن پر مختلف اشعار، اقوال اور عشقیہ جملے لکھے ہوتے ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ شراب اور دیگر خلاف شرع امور بھی بڑی جرت و بے باقی کے ساتھ کئے جاتے ہیں حالانکہ ہم نے سنا یہ دن خالص مغرب کی ایجاد ہے جو احکام شرع کے بلکل متصادم ہے کیونکہ اسلام دین فطرت ہے جو ہمیں کسی بھی قسم کے ناجائز تعلق کی قطعاً اجازت نہیں، غیر محرم مرد وعورت کا اختلاط، میل جول اسلام میں کسی صورت

جائز نہیں۔ مرد و عورت کے لئے اسلام میں الگ الگ حقوق معین کئے گئے جس میں عورت کو گھر کو زینت بنایا گیا اور اسے گھر سے بلاوجہ نکلنے کی اجازت نہیں دی گئی بلکہ شوہر یا والدین کے ذمے اس کے نان و نفقہ کو لازم کیا جبکہ دوسری طرف مرد کو حکم ہے کہ باہر جا کر اپنے اور اہل خانہ کے لئے کمائے۔

پھر ایک مسلمان کو یہ بات کیسے گوارہ ہو سکتی ہے کہ اس کی بیٹی یا بہن کسی اجنبی نوجوان کے ساتھ کھلے عام ہنسی مزاح اور تعلقات قائم رکھے، بے حیائی پر مشتمل تہواروں میں شرکت کرے، دوسرے کے لئے مقام شہوت بنے اور اپنے جسم کو بازار میں فروخت ہونے والی چیزوں کی طرح نوجوان لڑکوں کو بیچے مگر صد افسوس کہ مسلمانوں میں غفلت کی کیسی پٹی بندھی ہے کہ کوئی چیز انہیں نظر ہی نہیں آتی ہے بلکہ وہ ان سب خلاف دین باتوں کو عورت کو حق اور اس کی آزادی سمجھتے ہیں (معاذاللہ) اور خدا اور رسول ﷺ کی طرف سے عورت کو دیئے گئے حقوق کو اس پر بوجھ اور قید خیال کرتے ہیں۔ خیر یہ تو آنکھ بند ہونے کی دیر ہے پھر سب کچھ روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گا کہ حق کیا ہے اور باطل کیا۔ قرآن و حدیث میں کثیر مقامات پر عورت کو شرم و حیاء اور باپردہ رہنے کا حکم دیا گیا اور اجنبی مردوں سے میل جول رکھنے کو منع کیا گیا۔ مفتی فضیل رضا عطاری زید شرفہ نے اپنے رسالہ "ویلنٹائن ڈے قرآن وحدیث کی روشنی میں" اس حوالہ سے بہت سے فرامین ذکر کئے ہیں، کچھ ملاحظہ ہوں:

شرم وحیاء کے متعلق قرآنی آیات:

(1)۔ ﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ یَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ﴾ ترجمہ: مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لیے بہت ستھرا ہے بے شک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے۔

(2)۔ ﴿وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ يَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ۔۔﴾ ترجمہ: اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں۔

(3)۔ ﴿وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ﴾ ترجمہ: اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگار۔

(4)۔ ﴿يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّ قُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا﴾

(5)۔ ﴿وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَ اَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَ اَطِعْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ﴾ ترجمہ: اے نبی کی بیبیو تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر اللہ سے ڈرو تو بات میں ایسی نرمی نہ کرو کہ دل کا روگی کچھ لالچ کرے۔ ہاں اچھی بات کہو اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔ اور نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو۔

ایک مسلمان عورت جو اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ پر ایمان رکھتی ہے اور ان کے فرامین کے سچا ہونے کا یقین کرتی ہے اسے چاہئے کہ اپنے رب کے ان احکامات کو غور سے پڑھے اور ان میں جن باتوں کا حکم دیا گیا ہے ان پر عمل کرے کہ محض ماننا کافی نہیں بلکہ علم کے ساتھ ساتھ عمل بھی ضروری ہے ۔ کس خوبصورت انداز میں اللہ جل شانہ نے ان آیات میں مومنات کے لئے حیاء، پردہ اور زیب و زینت کے متعلق احکام بیان کئے کاش مسلمان عورتیں ان پر عمل کرنے والی بن جائیں۔ آج مردوں کے شانہ بشانہ ہونے کی دعویدار عورتوں کو چاہئے ان آیات میں غور کریں اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے یہاں تک احتیاط بیان کی کہ اپنے پاؤں زمین پر سختی سے نہ رکھو، گھروں میں ٹھہری رہو، اپنی چادریں اوڑھے رکھو تو

پھر ان کے لئے مردوں کے برابر چلنا کس طرح روا ہو گا؟۔ آیئے اس بارے کچھ احادیث مبارکہ بھی سن لیجئے:

بے حیائی کی مذمت میں احادیث:

(1)۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں "بلغنی أنّ رسول صلی اللّٰہ علیه و سلم قال: لعن اللّٰہ الناظر والمنظور الیه "ترجمہ: مجھے یہ خبر پہنچی کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ دیکھنے والے پر اور اس پر جس کی طرف نظر کی گئی اللہ تعالیٰ لعنت فرماتا ہے۔

(2)۔ سنن ابو داوٴد میں ہے: "والیدان تزنیان فزناهما البطش والرجلان تزنیان فزناهما المشی والفم یزنی فزناه القبل" اور ہاتھ زنا کرتے ہیں اور ان کا زنا (حرام کو) پکڑنا ہے اور پاؤں زنا کرتے ہیں اور ان کا زنا (حرام کی طرف) چلنا ہے اور منہ (بھی) زنا کرتا ہے اور اس کا زنا بوسہ دینا ہے۔

(3)۔ صحیح مسلم میں ہے: "عن أبی هریرة قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم صنفان من اهل النار لم أرهما، قوم معهم سیاط کأذناب البقر یضربون بها الناس ونساء کاسیات عاریات ممیلات مائلات رؤسهنّ کأسنمة البخت المائلة لا یدخلن الجنة ولا یجدن ریحها وإن ریحها لیوجد من مسیرة کذا و کذا" حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: دوزخیوں کی دو جماعتیں ایسی ہونگی جنھیں میں نے (اپنے اس عہدِ مبارک میں) نہیں دیکھا (یعنی آئندہ پیدا ہونے والی ہیں، ان میں) ایک وہ قوم جن کے ساتھ گائے کی دم کی طرح کوڑے ہونگے جن سے لوگوں کو ماریں گے

اور (دوسری قسم) ان عورتوں کی ہے جو پہن کر ننگی ہوں گی دوسروں کو (اپنی طرف) مائل کرنے والی اور مائل ہونے والی ہوں گی، ان کے سر بختی اونٹوں کی ایک طرف جھکی ہوئی کوہانوں کی طرح ہوں گے وہ جنت میں داخل نہ ہوں گی اور نہ اس کی خوشبو پائیں گی حالانکہ اس کی خوشبو اتنی دور سے پائی جائے گی۔

(4)۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "لان یعطن فی رأس احد کم بمخیط من حدید خیر له من ان یمسّ امرأة لا تحلّ له" تم میں سے کسی کے سر میں لوہے کی سوئی گھونپ دی جائے تو یہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ وہ ایسی عورت کو چھوئے جو اس کے لئے حلال نہیں۔

(5)۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "ایا کم والخلوة بالنساء والذی نفسی بیده ما خلا رجل بامرأة الّا دخل الشیطان بینهما ولان یزحم رجلًا خنزیر متلطخ بطین او حماة -ای طین اسود منتن- خیر له من ان یزحم منکبه امرأة لا تحلّ له۔"عورتوں کے ساتھ تنہائی اختیار کرنے سے بچو! اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ تنہائی اختیار نہیں کرتا مگر ان کے درمیان شیطان داخل ہو جاتا ہے اور مٹی یا سیاہ بدبودار کیچڑ میں لتھڑا ہوا خنزیر کسی شخص سے ٹکرا جائے تو یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ اس کے کندھے ایسی عورت سے ٹکرائیں جو اس کے لئے حلال نہیں۔

قارئین ذی احتشام ہمارا معاشرہ جس مغربی نام نہاد روشن خیالی اور ترقی کی اندھا دھند تقلید کرتا ہے اور اسے انسانی حقوق کا علم دار جانتا ہے آیئے اس کی کچھ حقیقت وہاں کے رہنے والے ایک عظیم عالم کی زبانی سنتے ہیں چناچہ مفتی دعوت اسلامی علامہ فضیل رضا قادری عطاری زید شرفہ اپنے رسالہ " ویلنٹائن ڈے

قرآن وحدیث کی روشنی میں" کے صفحہ 28 میں یورپ کے ایک ملک میں رہنے والے علامہ بدرالقادری مصباحی کی تصنیف "آداب زندگی" سے نقل کرتے ہیں: آپ جانتے ہیں ترقی یافتہ دنیا کسے کہتے ہیں؟

- جہاں شراب پینا فیشن اور اُمُّ الخبائث کو بقائے صحت کی ضمانت سمجھا جائے۔
- قمار بازی (جوا کھیلنا) اعلیٰ سوسائٹی کا فرد ہونے کی سند ہو۔
- ناچ، رقص، اچھل کود، دَھما چوکڑی شور و شر میں ہر نوجوان لڑکا اور لڑکی از خود رفتہ ہو۔
- مذہب، دھرم اور ریلیجن جہاں طاقِ نسیاں میں رکھی ہوئی فرسودہ کتاب سمجھی جائے۔
- تعلیم کے نام پر جہاں اسکولوں اور کالجوں میں بے حیائی اور بد تمیزی کا کوئی عمل دیکھنے سے رہ نہ جائے۔
- رات گئے دیر کو لوٹتے ہوئے ہر نوجوان لڑکا اس شب کی من پسند لڑکی کو بھی بغل کر کے لانے میں آزاد ہو۔
- یا لڑکی کلب سے لوٹتے ہوئے ساتھ آئے اپنے نوجوان دوست کا چہک چہک کر گھر والوں سے تعارف کرانے میں کوئی باک نہ محسوس کرے۔
- جہاں سنِّ شعور کو پہنچنے سے پیشتر ہی لڑکے اور لڑکیاں جنسی اِختلاط کے فطری اور غیر فطری طریقہ آزما چکیں۔
- جہاں شادی بیاہ، خاندان، حمل اور ولادت کو فرسودہ طریقہ اور بلاوجہ کی زحمت سمجھا جائے۔
- جہاں مرد ہر رات عورتیں بدلتے اور عورت ہر شب نیا بوائے فرینڈ منتخب کرنے میں آزاد ہو۔

- اسقاطِ حمل اور اولادِ زنا کی پرورش کے جملہ انتظامات حکومت اپنا ذمہ سمجھے۔
- جہاں مردوں کو مردوں کے ساتھ اور عورتوں کو عورتوں کے ساتھ ہم جنسی کی آزادی ہی نہیں بلکہ قانونی تحفظ بھی حاصل ہو۔
- جہاں انسانی اخلاق کا معیار اتنا گر جائے کہ بوڑھے بوڑھیاں اولاد سے زیادہ کتے بلیوں کو فرمانبردار سمجھنے لگیں۔
- جہاں ایسے واقعات عام ہوں کہ متعدد اولاد رکھنے کے باجود ماں یا باپ تنہا ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جائے، جب لاش سے تعفن اٹھے تو پڑوسیوں کے ذریعہ اولاد کو اس کی موت کا علم ہو۔

یہ ہے ترقی یافتہ دنیا کی آزادی اور ترقی کا مختصر خاکہ(ویلنٹائن ڈے قرآن وحدیث کی روشنی میں، ص28، بحوالہ آداب زندگی، علامہ بدرالقادری مصباحی)

مزید مفتی صاحب فرماتے ہیں: غور کیجئے! اس قسم کے آزاد معاشرے اور اس میں جنم لینی والی برائیوں سے مسلم معاشرہ کیوں محروم ہے اس فکر میں مغربی مفکرین اور اسلام دشمن قوتیں ہر لحہ مصروف رہتی ہیں اور "ویلنٹائن ڈے" جیسے دنوں کے نام پر اپنی ان خرافات سے مسلم دنیا کو بھی روشناس کرانا چاہتی ہیں اور جانتی ہیں کہ موجودہ حالات میں اکثر مسلمان دین سے اور دینی تعلیمات سے دور ہیں اور نفس و شیطان کے مکر و فریب میں بآسانی مبتلا ہو جاتے ہیں اس لئے ایک ایک دن کی حد تک ہی سہی جب ہماری طرح جدت و لذت کے نشہ میں مدہوش ہو کر بے حیائی و بے پردگی اور وہ بھی سر عام کریں گے تو پھر اس لت سے پیچھا چھڑانا ان کے لئے مشکل ہو جائے گا اور آہستہ آہستہ یہ برائیاں ان کے معاشرے میں بھی جڑ پکڑ لیں گی اور دیمک کی طرح اسے چاٹتی رہیں گی چونکہ دینی و روحانی پاکیزگی سے روشناس کرانے والے

علمائے حق جو ان کے معالج بھی ہیں اور رہبر بھی ان سے تو پہلے ہی قوم دور ہے اس لئے ان کا سمجھانے کا ان پر اثر تو کم ہی ہوتا ہے ان بے حیائیوں کے باعث ان سے مزید دور ہو کر ان کی برکات سے مزید محروم ہو جائے گی۔۔(حوالہ مذکور، ص30، ملخصًا)۔

ویلنٹائن ڈے(Valentine Day) سیلی بریٹ کرنے والوں کے کچھ انوکھے واقعات:

قارئین اب ہم کچھ ایسے واقعات نقل کرتے ہیں جو اس یوم کو بڑی خوشی و مسرّت کے ساتھ منانے والوں کو پیش آئے تاکہ عقل والے عبرت حاصل کریں۔۔۔!

- روزنامہ جنگ میں ویلنٹائن ڈے کے حوالہ سے ایک واقعہ لکھا گیا، خبر کے مطابق خان گڑھ کے ایک علاقہ موضع مونڈ میں ایک عاشق مزاج شخص ویلنٹائن ڈے کو اپنی محبوبہ کے لیے پھول لے کر گیا تو لڑکی کے والد کو پتا چل گیا جس پر والد نے اس نام نہاد عاشق پر اپنا شکاری کتا چھوڑ دیا جس کے سبب عاشق بیچارہ پھول پھینک کر بھاگ نکلا۔
- بھائی پھیرو کے ایک نامراد عاشق نے ویلنٹائن ڈے پر اسی محلہ کی ایک لڑکی کو گلی سے گزرتے ہوئے گلاب کا سرخ پھول دے کر اپنی محبت کا اظہار کرنا چاہا مگر محبت کی بجائے اسے نوجوان دوشیزہ نے تھپڑ مار مار کر اس کا منہ لال کر دیا۔ اس اثناء میں لڑکی کے بھائی اور محلے والے بھی آ گئے جنہوں نے پکڑ کر اس کا منہ کالا کیا اور اسے گدھے پر بٹھا دیا اور ملتان روڈ کا چکر لگوایا۔
- عارف والہ کی ایک خبر کے مطابق نام نہاد محبوب صبح سویرے پھول دینے اپنی محبوبہ کے گھر گیا، گھنٹی بجائی تو اس کی والدہ سامنے آ گئی جسے وہ کم روشنی کی وجہ سے پہچان نہ سکا اور بد قسمتی سے پھول

اسی کے ہاتھ میں تھما دیا جس پر لڑکی کی والدہ نے تھانے میں شکایت کر دی، جہاں عاشق مذکور کی خوب پٹائی ہوئی اور معافی پر بیچارہ کی جان چھوٹی۔

- سانگلہ ہل میں نہر کے کنارے ویلنٹائن ڈے کے موقع پر ایک نئے عاشق نے طالبات کو سرخ گلاب پیش کیے تو طالبات نے اسے گھیر کر سر عام چھترول کر دی ،نوجوان نے بہت منت سماجت کی لیکن معافی نہ ملی، بالاخر بے چارہ جوتا اتار کر بھاگ نکلا۔
- حافظ آباد میں تین لڑکیاں ٹیوشن جارہی تھیں کہ ایک دور حاضر کے ویلنٹائن نے ان کو سرخ گلاب پیش کیے جس پر انہوں نے نوجوان کو انتہائی پر اعتماد طریقے سے اپنے پاس بلایا۔ جو نہی نوجوان ان کے پاس آیا تو انہوں نے جوتے اتار کر اس کی چھترول شروع کر دی اور ساتھ یہ کہتی رہیں کہ پھول کے ساتھ کانٹے بھی ہوتے ہیں۔
- مرید کے میں ویلنٹائن ڈے پر ایک عاشق نے محبوبہ کو پھول بھیجے تو اس نے واپس بھیج دیئے جس پر محبوب نے زہریلی دوا کھالی اور حالت بدلنے پر ہسپتال جاتے ہوئے راستے میں دم توڑ گیا۔

اس دن کو منانے (Celebrate) کے نقصانات:

- اس دن میں بدکاری بکثرت ہوتی ہے جس کے سبب ایڈز (AIDS) نامی مشہور مہلک بیماری پیدا ہوتی ہے۔
- خودکشی کے اسباب میں بڑا سبب ناخوش گوار محبت ہے، ایک تحقیق کے مطابق دنیا میں 75 فیصد سے بھی زیادہ خودکُشی کا سبب ناخوش گوار محبت ہے اور یہ دن اس کا بڑا ذریعہ ہے۔
- ایسے تہواروں کی بدولت مغرب میں ناجائز پیدا ہونے والی اولاد کی شرح کثرت سے بڑھ رہی ہے ،یورپین ممالک میں یہ شرح 70 فیصد تک بڑھ چکی ہے۔

- محبت کے نام سے بے حیائی، عریانی اور فحاشی کو فروغ دیا جاتا ہے۔
- دوسروں کی ماں، بہن، بیٹی کو شہوت کا محل بنایا جاتا ہے۔
- شراب نوشی، موسیقی، گانے باجے جیسے گناہوں کو بڑی جرت و بے باقی سے کیا جاتا ہے۔
- اس دن کھلے عام اخلاقی و فطرتی قوانین کو پامال کیا جاتا ہے۔
- غیر مسلموں یعنی عیسائیوں سے مشابہت ہے ، حدیث پاک میں ہے: من تشبه بقوم فهو منهم"ترجمہ: جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی تو وہ اُنہیں میں سے ہے۔ کفّار کی اتباع میں ویلنٹائن ڈے منانے والے اس حدیث پر غور کریں۔۔!
- یہ دن بدکاریوں کا بہت بڑا دروازہ کھولنے کا ایک سبب ہے۔
- اور دنیاوی محبت اور عارضی عشق کی بہت بڑی یلغار ہے۔
- لڑائی جھگڑے اور قتل وغارت کا سبب بنتا ہے جس پر کثیر واقعات شاہد ہیں کیونکہ ہر کوئی بے حیاء و بے شرم نہیں ہوتا بلکہ غیرت والے خاندان اپنی بہن یا بیٹی کا غیر کے سامنے ہونا پسند نہیں کرتے بعض اوقات دیکھا گیا کہ ناکام و نامراد عاشق نے ویلنٹائن ڈے پر لڑکی کو پھول پیش کیا جس پر دونوں خاندانوں میں بہت بڑا فساد ہوا، کئی مرتبہ جانی نقصان بھی ہو جاتا ہے۔

معزز قارئین کرام چاہئے تو یہ تھا کہ اس دن کو پاکستان جیسے اسلامی ملک میں منانا یا اس کی طرف داری کرنا تو دور کی بات اس کے خلاف ہر جانب سے آواز اٹھائی جاتی اور سیلی بریٹ (Celebrate) کرنے والوں کی حوصلہ شکنی کی جاتی مگر صد افسوس کہ مکینِ گلستاں اپنی ہی بہار کے مخالف ہو گئے، چمن کے جاں فزا دل رُبا سماں کو چھوڑ کر خزاں کے طلب گار ہو گئے، غافل طائر گل وعنبر بھول کر شاخ بریدہ پہ تخت نشیں ہو گئے پھر ظلم پہ ظلم یہ کہ قوم کے معمار روکنے کے بجائے اس کے مدد گار ہو گئے، سوشل میڈیا، مختلف ٹی

وی چینل، اخبار اور دیگر جدید پلیٹ فارم حوصلہ شکنی کے بجائے تشہیر کرنے والوں میں شامل ہو گئے، ایسے سماں میں اغیار سے شکوہ کیا کریں بس اللہ جل ذکرہ مسلمانوں کو راہ حق پہ چلائے اور اسلامی تہذیب و ثقافت اپنانے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

کتبہ وحررہ: العبد الفقیر احمد نواز قادری عطاری جلالی فریدی

12-06-2024 بروز جمعہ